روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 29 ستمبر 2012ء 11 ذیقعد 1433 ہجری 29 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 227

زینت دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اقراء وا القرآن بلحون العرب و اصوا تھا

تم قرآن کریم کو عربوں کے لب ولہجہ اوران کی آواز میں پڑھو۔

(شعب الایمان باب التاسع والعشر فی تعظیم القرآن، فصل فی ترک التعمق فی القرآن)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود 2 راکتوبر 1891ء کو دہلی کے بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو میں قیام فرما تھے اس روز آپ نے ایک اشتہار عام دیا جس میں تحریر فرمایا:

وہی رسول کریم میرا مقتدا ہے جو تمہارا مقتدا ہے اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے اور میرا پیارا اور میری دستاویز ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 232,231)

امام الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی مبارک زندگی کے آخری لحہ تک ڈنکے کی چوٹ پر اس صداقت کی دنیا بھر میں منادی فرمائی کہ

میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا''۔ (پیغام صلح۔روحانی خزائن جلد23 ص 62)

آپ کا خمیر محبت قرآن سے اٹھایا گیا تھا اس لئے آپ بچپن ہی سے دن رات قرآن شریف پڑھتے اس پر تدبر کرتے اور اس کے حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔

آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی روایت ہے کہ کبھی حضور کے والد حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب مجھے بلاتے اور دریافت کرتے کہ سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے میں کہتا تھا کہ قرآن دیکھتے ہیں۔اس پر وہ کہتے کہ کبھی سانس بھی لیتا ہے۔پھر یہ پوچھتے کہ رات کو سوتا بھی ہے؟ میں جواب دیتا کہ ہاں سوتے بھی ہیں اور اٹھ کر نماز بھی پڑھتے ہیں۔اس پر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس نے سارے تعلقات چھوڑ دیئے ہیں۔میں اوروں سے کام لیتا ہوں۔دوسرا بھائی کیسا لائق ہے مگر وہ معذور ہے''۔ (تاریخ احمدیت جلد1 ص65)

ہرنشہ آور چیز شراب ہے اور حرام ہے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرنشہ آور چیز خمر ہے اور ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سال رواں کا کامیاب انجام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا سال رواں 31 راکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔اس کو کامیاب و بامراد انجام تک پہنچانے کیلئے باقی ماندہ دنوں میں جماعتوں کو دعاؤں اور غیر معمولی محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے اس کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا۔فرمایا:۔

''یاد رکھو کہ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔''

(مطالبات صفحہ :50)

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/12000 روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

کتب حضرت مسیح موعود کا تعارف

’’ذِکْرُ حَقِیْقَةِ الْوَحْیِ وَذَرَائِعُ حُصُوْلِہ‘‘

یہ عربی مضمون ذکر حقیقۃ الوحی و ذرائع حصولہ یعنی وحی کی حقیقت اور اس کے حصول کے ذرائع کل چار صفحات پہ مشتمل ہے اور روحانی خزائن جلد20 میں صفحہ نمبر 97 تا100 موجود ہے۔ یہ اصل میں پچھلے عربی مضمون ’’الوَقْتُ وَقْتُ الدُّعَاءِ لَا وَقْتُ الْمَلَاحِمِ وَقَتْلُ الاَعْدَاءِ‘‘ کا خاتمہ ہے۔

اس میں آپ نے وحی اور اس کے حصول کے ذرائع اور وسائل کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے وحی کو ایسے سورج سے تشبیہ دی ہے جو خدا کے کلام سے نکلتا اور ابدال کے دلوں کے افق پہ طلوع ہوتا ہے تا گمراہی کے اندھیرے اس کے ذریعہ چھٹ جائیں۔ اور اسے ایسا چشمہ قرار دیا جس کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوتے۔ لیکن یہ وحی وہی لوگ پاسکتے ہیں جو ہر قسم کے بشری علائق سے پاک ہوجائیں اور الٰہی اخلاق سے متصف ہوں اور پھر ان عباد الرحمٰن کی صفات کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ: ’’یہ لوگ اندھیری راتوں میں ابتلاؤں کی یلغار سے ڈرتے ہیں اور ایسی راتوں میں داخل ہوتے ہیں تو جاگتی آنکھوں اور غمگین دل کے ساتھ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں اور لوگوں سے حسن سلوک سے کام لیتے ہیں اور کسی قسم کا بخل نہیں کرتے اپنے قصور واروں اور قرضداروں کو نجات کا عندیہ دیتے ہیں۔‘‘ اور ’’یہ لوگ اپنے دلوں میں ایک آگ بھڑکاتے ہیں جس سے وہ ہر گھڑی جلتے رہتے ہیں۔ اور یہ وفا کی گرہ کو مضبوطی سے باندھتے ہیں اور پھر خواہ قتل بھی کردیئے جائیں اس پر قائم ودائم رہتے ہیں۔‘‘

ان لوگوں کے مقابل ایک غافلوں کی جماعت بھی ہے جن سے خدا کلام نہیں کرتا اور ان کی پرواہ تک نہیں کرتا۔ فرمایا کہ: ’’جان لو کہ خدا کی سنت صبح روشن کی طرح دیکھی جاسکتی ہے کہ جھوٹا تباہ وبرباد ہوجاتا ہے اور سچا ترقی پاتا ہے۔ پس بشارت ہو اس کو جو اس کے پاس لوٹ آئے اور اس کی چراگاہ میں چرے‘‘۔

آخر میں فرمایا: ’’یقیناً میں ذوالقرنین کی طرح ہوں جو تمام امور میں بہترین راہنمائی کرسکتا ہے۔ میں نے ایک قوم کو شدید گرمی اور دوسری کو شدید سردی میں مبتلا پایا اور ایک ایسا چشمہ دیکھا جو ان کی بصارت کو لئے جاتا ہے۔ میں وہ راہنما ہوں جو صائب الرائے ہے کیونکہ میں خدا کی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ جان لو کہ تقدیر نے اپنا تیر نکال کر چلادیا ہے۔‘‘

مکرم میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ

بینن میں نومبائعین کیلئے خصوصی جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت پر بینن میں نومبائعین کی تربیت کے لئے جلسوں کا خصوصی طور پر انعقاد کیا گیا۔

Hounssa پورتو نوو ریجن

15 نومبر 2011 بروز منگل Porto-Nov ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں HOUNSSA میں نومبائعین کے جلسے کا انعقاد ہوا جس میں 473 نومبائعین نے شرکت کی۔ یہ سرسبز گاؤں پورتو نوو شہر سے 18 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے جہاں پر لوگوں کی اکثریت لکڑی اور گھاس اور مٹی سے بنے ہوئے گھروں میں بودو باش رکھتی ہے اور مذہبی اعتبار سے یہاں مشرکوں کی اکثریت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جون 2011ء میں اس گاؤں کے لوگوں کو احمدیت قبول کر کے احمدیت کی آغوش میں آنے کی سعادت ملی۔

نماز عصر کے وقت مرکزی وفد جب یہاں پہنچا تو اس کا نعرہ تکبیر سے والہانہ استقبال کیا گیا۔ ادائیگی نماز کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں پورتو نوو شہر کے صدر جماعت مکرم OUGOUNDARE RAFIOU صاحب نے قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے شرک سے بچنے اور دینی شعار کو اپنانے کے موضوع پر فوں زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن وسنت کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی جس کا ترجمہ مقامی فوں زبان میں کیا گیا۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب شروع ہوئی جس میں ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ یہاں کے معززین نے اس تربیتی جلسے کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس قسم کے پروگراموں کو جاری رکھنے کی درخواست کی تا کہ آنے والی نسل کی تربیت ہوسکے۔ اس جلسہ میں چار جماعتوں کے 531 افراد نے شرکت کی۔

Porto-novo ریجن

پورتو نوو ریجن میں تین مختلف مقامات پر جلسے منعقد ہوئے جن میں سے پہلا دوروزہ جلسہ ریجن کے ایک نومبائع گاؤں Zounta Aga میں ہوا جس میں 172 نومبائعین نے شرکت کی۔ یہ گاؤں شہر سے 14 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے بجلی پانی اور علاج معالجہ کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی پسماندہ ہے۔ یہاں کی اکثریت مشرک اور مظاہر پرست ہیں اور جادو ٹونوں پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔ جون 2011ء میں یہاں کے کچھ خاندانوں کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔

15/ اکتوبر 2011ء صبح سے ہی جلسہ کی تیاریاں شروع ہوگئیں اور پنڈال بنایا گیا۔ یہ لوگ نماز ظہر کے بعد ہی جلسہ گاہ میں اکٹھے ہونے شروع ہوگئے جس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمارے مقامی معلمین نے جماعت احمدیہ کا تعارف حضرت امام مہدی کی بعثت کا مقصد بیان کیا۔

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد ایک احمدی بچے نے قصیدہ پیش کیا۔ قصیدہ کے بعد مرکزی مشنری نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں خدائے واحد کی پرستش، پاکیزگی اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ چونکہ یہ لوگ مشرکوں سے احمدی ہوئے ہیں اس لئے ان نئے احمدی احباب کو مجلس سوال وجواب کے بعد بنیادی دینی ارکان، پیدائش کے وقت کان میں نداء دینے کا طریقہ، وضو اور نماز کا طریق سکھایا گیا۔ اسی طرح حضور انور کی زندگی پر MTA پر دکھائی گئی فلم کی ریکارڈنگ بھی دکھائی گئی جو تمام لوگوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھی۔

16/ اکتوبر 2011ء کو جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد یہاں کے مقامی معلم محترم رحیم زکریا صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد یہاں کے رواج کے مطابق مرکزی وفد کے ارکان گاؤں کے تمام احمدی گھروں میں گئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی اور وہاں کے چیف سے بھی ملاقات کی۔

دوسرا جلسہ مورخہ 18/ اکتوبر 2011ء کو ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں DJEREBE میں ہوا جس میں 38/ افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق چار بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ دوسری تقاریر میں حضرت امام مہدی کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ انفاق فی سبیل اللہ اور چندہ کی اہمیت بیان کی گئی۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جس میں ان نئے احمدی بھائیوں کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اور بعض بنیادی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد کھانا تقسیم کیا گیا۔

تیسرا جلسہ مورخہ 25/ اکتوبر 2011ء کو ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں ODJA میں ہوا جس میں 42 افراد نے شرکت کی۔ یہ گاؤں پورتو نوو شہر سے 25 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے اور نائیجیریا کے بارڈر سے قریب ہے۔ مئی 2011 میں یہاں کے امام MTA کی برکت سے اپنے خاندان اور بیت الذکر کے ساتھ احمدی ہوئے اور اس واقعہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بھی بیان فرمایا۔ یہ لوگ بہت مہمان نواز ہیں اور احمدی ہونے کے ناطے سے دین حق کی محبت بہت زیادہ ہے۔

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن مجید سے جلسے کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مرکزی مشنری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ محبت انسانیت اخوت اور بھائی چارہ پر روشنی ڈالی جس کا ترجمہ فرنچ سے فوں زبان میں کیا گیا۔ اس جلسے کو دلچسپ بنانے کیلئے بنیادی دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں تمام بڑوں بچوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

اس کے بعد احباب جماعت کو پیدائش کے وقت کان میں نداء دینے کا طریق، میّت کو غسل دینے کا طریق سکھایا گیا۔ اس کلاس میں جماعتی نظام کا تعارف بھی کروایا۔

اس جلسے میں احمدیوں کے ساتھ ساتھ غیر احمدی بھی مدعو تھے۔ آئے ہوئے ایک غیر احمدی امام نے کہا اس جلسے میں شرکت کر کے میرے کافی شکوک وشبہات احمدیت کے متعلق دور ہوگئے ہیں احمدیت ایک سچی جماعت ہے۔ مَیں اس جلسے میں شامل ہو کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ نہ صرف احمدیت کی جھوٹی مخالفت میرے دل سے جاتی رہی بلکہ میرے علم میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

قارئین کی خدمت میں ان نیک مساعی میں برکت اور شاملین تمام احباب کرام کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 جولائی 2012ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

«قسط نمبر 42»

مشائخ ازہر کے موقف کی ایک مثال

ابھی تک عیسائی پادری مسلسل مسلمانوں کو للکارے جا رہا تھا اور علی الاعلان کہہ رہا تھا کہ کوئی ہے تو میرے مدمقابل آئے اور ان اعتراضات کا جواب دے۔ ایسی صورتحال میں بعض عرب چینلز پر بھی پادری کے اٹھائے ہوئے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے علماء کو بلایا جانے لگا۔ یہاں پر بطور مثال ایک چینل پر ہونے والی گفتگو کا خلاصہ درج کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اس عربی چینل پر الأزہر کی فتویٰ کمیٹی کے سابق صدر شیخ جمال قطب اور ایک اور شیخ مبروک عطیہ کو بلایا گیا اور میزبان بسمہ وہبہ نے لونڈیوں کے بارہ میں اعتراض کا جواب چاہا۔ لیکن لمبی بحث کے بعد جب کوئی معقول جواب نہ ملا تو میزبان نے کہا: شاید آپ کو پتہ نہیں کہ ایک عیسائی پادری بیسیوں دفعہ الأزہر کے بڑے بڑے مشائخ کو للکار چکا ہے لیکن کوئی اس کو جواب نہیں دیتا۔

شیخ جمال: اس پادری کو کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔

میزبان: کیا مطلب کہ کوئی جواب نہیں دیا جائے گا؟ اگر آپ میں سے کوئی جواب نہیں دے گا تو کیا میں جواب دوں گی؟

شیخ جمال: اس موضوع پر نہ خطبہ میں بات ہوگی، نہ کسی ٹی وی کے پروگرام میں، نہ ہی اس کا کوئی جواب دیا جائے گا۔

میزبان: لیکن شیخ صاحب! اس کی وجہ سے ہمارے بچے مرتد ہو رہے ہیں۔

شیخ جمال: جو اس پادری کو سنے گا خود ہی سمجھ جائے گا کہ اس کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میزبان: لیکن میں امر واقعہ کے بارہ میں بات کر رہی ہوں۔ (یعنی مسلمان بچے اس کی باتیں سن کر مرتد ہو رہے ہیں)۔

شیخ جمال: میں اس کو سن سکتا ہوں لیکن ایسے لوگوں اور ان کے چینل اور ان کے ساتھ کام کرنے والوں سے تجاہل اختیار کرنا چاہئے۔ کیا میں زکریا بطرس جیسے کو جواب دوں؟ ہرگز نہیں۔

میزبان: لیکن میں ایک مسلمان کی حیثیت سے اس کا جواب جاننا چاہتی ہوں۔

شیخ جمال: ضروری نہیں کہ تمہیں ہر چیز کا علم ہو۔

بہرحال ایک گھنٹے کا یہ پروگرام 'مَا مَلَکَتْ أَیْمَانُکُمْ' کی وضاحت کے بارہ میں تھا جس میں شیخ جمال اور شیخ مبروک عطیہ نے کوئی مطمئن کرنے والا جواب نہ دیا بلکہ شیخ جمال غصے میں آ کر پروگرام سے نکل گئے۔ اس دوران میزبان بار بار خالی کرسی دکھا کر شیخ جمال کی غیر موجودگی کے بارہ میں ناظرین کو بتاتی رہی۔ بہرحال آدھے گھنٹے کے بعد شیخ صاحب دوبارہ تشریف لے آئے۔

یہ پروگرام یوٹیوب پر کئی کلپس کی شکل میں موجود ہے لیکن مذکورہ بالا بات چیت اس لنک پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔

http://www.youtube.com/watch?v=K3xGjvwfLB4&feature=related

اس پروگرام کو عیسائیوں نے خوب اچھالا اور لکھا کہ الأزہر ایسے مشائخ کہاں سے لائے جو ان سوالوں کے جواب دے سکیں۔ نیز لکھا کہ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اسلام صرف ایک سوال کی مار ہے۔ اور اے مسلمان! کیا اتنا سارا کچھ ہو جانے کے بعد بھی تو یہ کہتا رہے گا کہ یہ دین خدا کی طرف سے ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو یہ ویب سائٹ:۔

http://truth-way.net/vb/showthread.php?t=303&page=2

خود زکریا بطرس نے بھی ان باتوں پر اپنے تبصرے کے ساتھ ویڈیو بنا کر یوٹیوب پر ڈال دی جو آج تک موجود ہے۔

اور تو اور اس پروگرام کی میزبان نے جو ایک عرصہ سے بعض دینی اور معاشرتی امور پر نہایت کامیاب پروگرام کر رہی تھی اور حجاب اوڑھا کرتی تھی اپنا حجاب اتار دیا جسے عیسائیوں نے خوب اچھالا۔

یہ محض ایک مثال ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کئی کمزور ایمان اس حملہ کی زد میں آگئے اور کئی اس کی رو میں بہہ کر اسلام سے منحرف ہو بیٹھے۔

امید کی کرن

ان ایام میں مکرم طٰہٰ قزق صاحب مرحوم آف اردن نے حضور انور کی خدمت میں اس صورتحال کے بیان پر مشتمل خط لکھ کر حضرت مسیح موعود کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب Christianity: A Journey from Facts to Fiction کے عربی ترجمہ کو بکثرت چھپوا کر عرب ملکوں میں پھیلانے کی تجویز عرض کی۔

اسی طرح ہمارے ایک مصری قدیم احمدی مکرم عمرو عبد الغفار صاحب نے 8؍اگست 2004ء کو حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ عیسائیت کا فتنہ آج اپنے عروج پر پہنچا ہوا ہے اور متعدد علاقوں میں کئی مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں۔ میں مختلف مخالفین کے جوابات سنتا ہوں لیکن ان کا دفاع نہایت کمزور ہے اس لئے جماعت احمدیہ کے سوا اس کا کافی وشافی جواب اور کوئی نہیں دے سکتا۔ لہٰذا میری تجویز ہے کہ اس بارہ میں لائیو پروگرامز شروع کئے جائیں، نیز مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو ان پروگرامز کا جواب دینے کا کام سونپا جائے۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی دعاؤں اور خصوصی راہنمائی کے ساتھ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو اس بارہ میں پروگرام تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ 2004ء کے آخر پر مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی تجویز پر حضور انور نے کبابیر میں ان پروگرامز کی تیاری اور ریکارڈنگ کی اجازت مرحمت فرمائی اور یوں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب 2005ء میں کبابیر تشریف لے گئے اور وہاں پر کچھ عرصہ قیام کے دوران چند پروگرامز کا مواد تحریر کرلیا۔ اسی دوران جلسہ سالانہ برطانیہ آگیا تو اس میں شرکت کے لئے تشریف لائے لیکن لندن میں بھی قیام کے دوران متعدد پروگرامز کا مواد تحریر کرتے رہے۔ بعد از جلسہ کبابیر تشریف لے گئے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ ریکارڈنگ بھی شروع کر وا دی، اور بالآخر 30 پروگرامز کی پہلی کھیپ ریکارڈ ہو کر مرکز پہنچ گئی تو مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب 30 اقساط پر مبنی اگلی کھیپ کی تیاری میں لگ گئے۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے پادری کے پروگرام أسئلة عن الإيمان کے جواب میں تیار کئے جانے والے پروگراموں کے اس سلسلہ کا نام أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان رکھا جو بڑا مناسب اور اسم بامسمّٰی تھا یعنی اس میں پادری کو کافی وشافی جواب دیا گیا تھا۔

اطاعت خلافت کی برکات

ان پروگرامز کی تیاری میں غیر معمولی تائید الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''خدا کے خلیفہ کی طرف سے مفوضہ کاموں میں اخلاص کے ساتھ کوشش کرنے پر اللہ تعالیٰ ان کاموں میں یُسر اور برکت رکھ دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں ایک مثال یہ پیش کرتا ہوں کہ جب عیسائی پادری زکریا بطرس اسلام اور نبی اسلام پر اعتراض اور حملے کر رہا تھا اور چیلنج کر رہا تھا کہ کوئی ہے جو ان اعتراضات کا جواب دے سکے، تو ہمارے مصری احمدی مکرم عمرو عبد الغفار صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ مصطفیٰ ثابت کو ارشاد فرمائیں کہ وہ ان پادریوں کے اعتراضات کا جواب دیں۔ چنانچہ حضور انور کی طرف سے مجھے ارشاد آ گیا اور میں حضور انور کی اجازت کے ساتھ کبابیر چلا گیا جہاں پروگرام أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کی قسطیں لکھنا شروع کیں۔ خلیفۂ وقت کے ارشاد کی تعمیل کے نتیجہ میں اس کام میں ایسی برکت پڑی کہ میں بعض اوقات ایک قسط ایک دن میں لکھ لیتا تھا۔ کئی دفعہ میں عنوان مقرر کر کے لکھنا شروع کرتا تو مضمون کسی اور طرف ہی چلا جاتا اور اتنا مضبوط اور مدلل ہوتا کہ مجھے مضمون کا عنوان تبدیل کرنا پڑتا تھا۔ پھر اس دوران میں جلسہ برطانیہ پر آگیا اور باوجود روزانہ جلسہ میں شمولیت، اس کی کارروائی سننے، اور مختلف مہمانوں سے ملاقاتیں کرنے کے ان چند دنوں میں بھی میں نے 6 قسطیں لکھ لیں۔ میں خود حیران ہوں کہ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ محض خلیفۂ وقت کے ارشاد کی تعمیل کی برکت ہے۔ جب خلیفۂ وقت کوئی ارشاد فرماتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس کی تعمیل کرنے والوں کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈال دیتا ہے''۔

ایم ٹی اے کبابیر کے پروگرام

جن دنوں میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان کی قسطیں لکھ رہے تھے انہی ایام میں MTA کبابیر نے عیسائی پادری کے اٹھائے ہوئے بعض بڑے بڑے اعتراضات کے تفصیلی جوابات پر مشتمل کئی ایک پروگرام ریکارڈ کئے جو مسلسل ایم ٹی اے پر نشر ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن چونکہ اس وقت ایم ٹی اے عرب دنیا میں اتنی کثرت سے نہ دیکھا جاتا تھا نیز عربی نشریات کا وقت بھی محدود تھا اس لئے ہمارے ان پروگرامز کا کوئی خاص اثر نہ ہوا۔

أَجْوِبَة عَنِ الْإِيْمَان

اور اس کا اثر

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود کے علم کلام سے لیس ہو کر تیس قسطوں پر مشتمل ویڈیو پروگرامز کی ایک سیریز ریکارڈ کی اور اس کو تحریر میں بھی محفوظ کرلیا، اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پروگرامز کو ایم ٹی اے پر قسط وار چلانے کا ارشاد فرمایا۔ نیز ان کے بارہ میں یہ ہدایت بھی فرمائی کہ انہیں ایک ویب سائٹ پر ڈال کر افادۂ عام

کے لئے وقف کر دیا جائے جہاں سے لے کر فائدہ اٹھانے کی ہر ایک کو اجازت ہو۔

چونکہ یہ پروگرامز تحریری صورت میں بھی موجود تھے اس لئے حضور انور کے اس حکیمانہ ارشاد کا یہ عظیم اثر سامنے آیا کہ وہ لوگ جن کو پادری کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں مل رہی تھی ان کے ہاتھ میں مضبوط ہتھیار آ گیا۔ چنانچہ کئی ایک اخبارات اور رسالوں اور ویب سائٹس نے ان پروگراموں کو شائع کرنا شروع کر دیا۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ الأزہر والوں نے اس پروگرام کے ٹیکسٹ کو اپنی طرف سے عیسائی معترضین کے سامنے آفیشل جواب کے طور پر پیش کیا۔

کئی ایک ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹس پر بھی ان پروگراموں کو سراہا گیا۔ ان پروگراموں کا تحریری نسخہ کتابی شکل میں مصر میں شائع ہو گیا۔ جس کو کافی مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

ایک ماہ میں جب یہ 30 پروگرام ایک پروگرام روزانہ کے حساب سے چل چکے تو اتنے میں مکرم ثابت صاحب کے مزید 30 پروگرام بھی تیار ہو کر آ گئے۔ یوں روزانہ ایک نیا پروگرام چلایا جاتا اور اور اس کے ساتھ پہلی کھیپ کے 30 پروگرامز میں سے ایک پروگرام کو نشر مکرر کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔

جدید علم کلام پر ایک نوٹ

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تاریخی اعتبار سے اس جدید علم کلام کی کسی قدر وضاحت کر دی جائے تا کہ اس طرح قارئین کرام کو اس عظیم مہم اور شاندار کارنامہ کا کچھ اندازہ ہو سکے گا۔ جو حضرت مسیح موعود نے آ کر سر انجام دیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی نے علم الکلام کے موضوع، تاریخ اور اس کے تدریجی ارتقاء کے بارہ میں ”علم الکلام“ کے نام سے ایک جامع کتاب تالیف فرمائی جس میں آپ لکھتے ہیں:

”علم کلام نے اگرچہ بارہ سو برس کی عمر پائی لیکن کمال کے رتبہ تک نہ پہنچ سکا“۔

(علم الکلام صفحہ 129 بحوالہ کسر صلیب تالیف عطاء المجیب راشد صاحب صفحہ 20)

پھر لکھتے ہیں:

”حال میں علم کلام کے متعلق مصر، شام اور ہندوستان میں متعدد کتابیں تصنیف کی گئی ہیں اور نئے علم کلام کا ایک دفتر تیار ہو گیا ہے، لیکن یہ نیا علم کلام دو قسم کا ہے۔ یا تو وہی فرسودہ اور دُور از کار مسائل اور دلائل ہیں جو متاخرین اشاعرہ نے ایجاد کئے تھے۔ یا یہ کیا ہے کہ یورپ کے ہر قسم کے معتقدات اور خیالات کو حق کا معیار قرار دیا ہے اور پھر قرآن و حدیث کو زبردستی کھینچ تان کر ان سے ملا دیا ہے۔ پہلا کورانہ تقلید اور دوسرا تقلیدی اجتہاد ہے“۔

(علم الکلام صفحہ 8 بحوالہ کسر صلیب تالیف عطاء المجیب راشد صاحب صفحہ 21)

پھر لکھتے ہیں کہ:

”عباسیوں کے زمانہ میں اسلام کو جس خطرہ کا سامنا ہوا تھا آج اس سے کچھ بڑھ کر اندیشہ ہے۔ مغربی علوم گھر گھر پھیل گئے ہیں اور آزادی کا یہ عالم ہے کہ پہلے زمانہ میں عموماً بھونچال سا آ گیا ہے۔ نئے تعلیم یافتہ بالکل مرعوب ہو گئے ہیں۔ قدیم علماء عزلت کے دریچہ سے کبھی سر نکال کر دیکھتے ہیں تو مذہب کا افق غبار آلود نظر آتا ہے۔ ہر طرف سے صدائیں آ رہی ہیں کہ پھر ایک نئے علم کلام کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو سب نے تسلیم کیا ہے۔

(علم الکلام صفحہ 4 بحوالہ کسر صلیب تالیف عطاء المجیب راشد صاحب صفحہ 22)

ایسی صورتحال میں حضرت مسیح موعود نے تشریف لا کر ایک ایسے علم کلام کی بنیاد رکھی جس کی جڑیں قرآن کریم میں ملتی ہیں اور عقل سلیم و منطق صحیح اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس بات کو حضرت مصلح موعود نے نہایت حسین پیرائے میں یوں بیان فرمایا ہے:

”آپ (حضرت مسیح موعود) نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے رائج الوقت علم کلام کو بالکل بدل دیا اور اس کے ایسے اصول مقرر فرمائے کہ نہ تو دشمن انکار کر سکتا ہے اور نہ ان کے مطابق وہ (دین) کے مقابلے میں ٹھہر سکتا ہے۔ اگر وہ ان اصولوں کو رد کرتا ہے تب بھی مرتا ہے اور اگر قبول کرتا ہے تب بھی مرتا ہے۔ نہ فرار میں اسے نجات نظر آتی ہے نہ مقابلے میں حفاظت۔

آپ سے پہلے تنقید اور مباحثے کا یہ طریق تھا کہ ایک فریق دوسرے فریق پر جو چاہتا اعتراض کرتا چلا جاتا تھا اور اپنی نسبت جو کچھ چاہتا تھا کہتا چلا جاتا تھا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب مناظرہ کا میدان غیر محدود ہو جائے تو مناظرہ کا نتیجہ کچھ نہیں نکل سکتا...... پہلے یہ طریق تھا کہ ہر شخص کو جو بات اچھی معلوم ہوئی خواہ کسی کتاب میں پڑھی ہو اپنے مذہب کی طرف منسوب کر دی اور کہہ دیا کہ دیکھو ہمارے مذہب کی تعلیم کیسی اچھی ہے۔ گویا اصل مذہب کے متعلق گفتگو ہی نہ ہوتی تھی بلکہ علماء اور مباحثین کے ذاتی خیالات پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ متلاشیان حق کو فیصلہ کرنے کا موقع نہ ملتا تھا۔ آپ نے آ کر اس طریق مباحثہ کو خوب وضاحت سے غلط ثابت کیا اور بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کتاب ہماری ہدایت کے لئے آئی ہے تو چاہئے کہ جو کچھ وہ ہمیں منوانا چاہتی ہے وہ بھی اس میں موجود ہو اور جن دلائل کی وجہ سے منوانا چاہتی ہے وہ بھی اس میں موجود ہوں۔ کیونکہ اگر خدا کا کلام دعوے اور دلائل دونوں سے خالی ہے تو پھر اس کا ہمیں کیا فائدہ؟ اور اگر دعویٰ بھی ہم پیش کرتے ہیں اور دلائل بھی ہم ہی دیتے ہیں تو پھر اللہ کے کلام کا کیا فائدہ؟ اور ہمارا مذہب اللہ کا دین کہلانے کا کب مستحق ہے؟......پس ضروری ہے کہ مذہبی تحقیق کے وقت یہ امر مدنظر رکھا جائے کہ آسمانی مذاہب کے مدعی جو دعویٰ اپنے مذہب کی طرف سے پیش کریں وہ بھی ان کی آسمانی کتب سے ہو......اور جو دلائل دیں وہ بھی انہی کی کتب سے ہوں...... غرض غیر مذاہب کے لوگ اس اصل کو نہ رد کر سکتے تھے کیونکہ اس کے رد کرنے کے یہ معنی تھے کہ ان کے مذہب بالکل ناقص اور ردی ہیں اور نہ قبول کر سکتے تھے کیونکہ...... جب اس اصل کے ماتحت دوسرے مذاہب کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ قریباً نوے فیصدی ان کے دعوے ایسے تھے جو ان کی الہامی کتب میں نہیں پائے جاتے تھے...... پھر آپ نے ثابت کیا کہ قرآن کریم تمام اصول اسلام کو خود پیش کرتا ہے اور ان کی سچائی کے دلائل بھی دیتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں آپ نے سینکڑوں مسائل کے متعلق قرآن کریم کا دعویٰ اور اس کے دلائل پیش کر کے اپنی بات کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا اور دشمنان...... آپ کے مقابلہ سے بالکل عاجز آ گئے...... یہ علم کلام ایسا مکمل اور اعلیٰ ہے کہ نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کی موجودگی میں جھوٹ کی تائید کی جا سکتی ہے۔

(دعوۃ الأمیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 444 تا 446)

اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اقرار غیر از جماعت منصف مزاج علماء و محققین نے بھی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات پر اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی صاحب نے یکم جون 1908ء کی اشاعت میں لکھا:

”مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں...... کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا“

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے پروگرامز کے بعد متعدد مسلمان علماء نے بھی یہی اسلوب اپنایا اور اسی طریق پر عیسائی عقائد اور تعلیمات کا رڈ کیا، جو ان کی طرف سے خاموش اعتراف ہے کہ آج اگر صلیب کو توڑنے کا کوئی حربہ ہے تو وہ حضرت مسیح موعود کے پاس ہے۔ اور اس کو استعمال کئے بغیر یہ کام کرنا ناممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

”خدا تعالیٰ نے مجھے کسر صلیب کے لئے وہ معرفت عطا فرمائی کہ اس کی نظیر دوسرے...... میں پائی نہیں جاتی“۔

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 105)

أَجْوِبَةٌ عَنِ الْاِیْمَان

کتابی صورت میں

پہلی تیس قسطوں کے ٹیکسٹ پر مشتمل کتاب أجوبۃ عن الإیمان کے نام سے ہی مصر میں شائع ہوئی، اس کی اشاعت کے بارہ میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میرا ایک مصری دوست احمد رائف تھا جس کا تعلق اخوان المسلمین سے تھا۔ پچاس کی دہائی میں میرا اس سے تعارف ہوا۔ جب اسے پتہ چلا کہ مَیں احمدی ہو گیا ہوں تو ادھر ادھر سے سن کے اس نے بھی مکرم محمد بسیونی صاحب صدر جماعت کے پاس جا کر بیعت کر لی۔ لیکن دراصل اس کا مقصد یہ تھا کہ اس نے کہیں سے غلط پروپیگنڈہ سنا تھا کہ جماعت بیعت کرنے والے کو مال دیتی ہے۔ چنانچہ جب احمدی ہوئے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہاں سے لینے کی بجائے چندہ دینا پڑتا ہے، لہٰذا یہ احمدیت چھوڑ گیا۔ لیکن اس عرصہ میں ایک یہووا وِٹنس فرقہ سے تعلق رکھنے والے عیسائی اور ایک چرچ کے پادری سے میری عیسائی عقائد کے بارہ میں بحث ہوتی رہتی تھی اور احمد رائف صاحب میرے ساتھ ہوتے تھے جو اکثر حیران ہو کر پوچھا کرتے تھے کہ تمہارے پاس یہ علوم کہاں سے آئے ہیں؟ اس کے بعد ساٹھ کی دہائی میں یہ قید ہو گئے اور بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ازاں بعد ان کی رہائی ہوئی تو انہوں نے اپنا دار النشر کھول لیا۔ جب عیسائی پادری نے اسلام اور نبی اسلام ﷺ کے بارہ میں توہین آمیز پروگرام شروع کئے تو انہوں نے کہا کہ اس پادری کا جواب صرف ایک شخص دے سکتا ہے اور اس کا نام مصطفیٰ ثابت ہے۔ انہوں نے مجھے تلاش کرنے کی بھی کوشش کی لیکن مَیں مصر میں نہیں تھا۔ دوسری طرف مجھے ان کے دار النشر کا علم ہوا تو مَیں نے بھی ان سے رابطہ کی کوشش کی۔ پھر ہمارے مصری احمدی مکرم عمرو عبد الغفار صاحب کے ذریعہ ان سے رابطہ ہوا اور فون پر بات چیت ہو گئی، اس وقت تک أجوبۃ عن الإیمان کی اقساط ٹی وی اور انٹرنیٹ پر آ چکی تھیں۔ احمد رائف صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ أجوبۃ عن الإیمان کی پہلی جلد اپنے دار النشر سے شائع کرے۔

چنانچہ انہوں نے اپنے دار النشر سے نہ صرف پہلی بلکہ دوسری جلد بھی شائع کی۔

اس کتاب کا مقدمہ ایک مشہور مصری شخصیت ڈاکٹر محمد عمارہ مصطفیٰ صاحب نے لکھا ہے جو کہ اسلامی حلقوں میں عصر حاضر کے ایک مشہور و معروف اسلامی سکالر اور مفکر مانے جاتے ہیں۔ 100 سے زائد کتب کے مصنف ہیں اور ان کے لاتعداد ٹی وی پروگرامز اور دروس کی ویڈیوز انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

انہوں نے تقریباً 14 صفحات پر مشتمل اپنے مقدمہ میں عرب ممالک کے مقامی چرچ کی کرسچنائزیشن کی مہم میں شرکت کو تاریخی پس منظر کے حوالے سے بیان کیا۔ اس مقدمہ کے دوران انہوں نے مؤلف کے بارہ میں جو لکھا وہ خلاصۃً اس طرح سے ہے:

کتاب کا مؤلف اور عالم جلیل الأستاذ مصطفیٰ ثابت اس کتاب کے ذریعہ جنگ کو اس کے حقیقی اور طبعی میدان میں لے آیا ہے، اور جنگ کا رخ ان عقائد کی طرف کر دیا ہے جس پر اس پادری اور اس کے ہمنواؤں کا ایمان ہے۔...... انہوں نے ان کے عقیدہ کے اصول توڑ دیئے ہیں، اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے فکری دیوالیہ کا پردہ چاک کیا ہے۔ نیز انہوں نے اسلامی نصوص کے استعمال کرنے میں ان عیسائیوں کے صریح جھوٹ اور دجل پر مبنی حیلوں کو بے نقاب کیا ہے۔

(أَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان جلد 1 صفحہ 18-17)

الأزہر کے پادری کو آفیشل جواب

ڈاکٹر محمد عمارہ کی کوششوں سے یہ کتاب الأزہر کی ''مجمع البحوث الإسلامیہ'' میں پیش ہوئی اور پھر اس مجمع کی سفارش اور شیخ الأزہر کی اجازت سے ان کے آفیشل جریدہ ''صوت الأزہر'' میں قسط وار چھپنے لگی، بلکہ الأزہر نے اسے اپنی طرف سے اس عیسائی پادری کو رسمی جواب کے طور پر پیش کیا۔

کچھ عرصہ کے بعد جب مصطفیٰ ثابت صاحب ان ریکارڈڈ پروگرامز کے علاوہ لائیو عربی پروگرام ''الحوار المباشر'' میں بھی آنے لگے اور لوگوں کو خوب علم ہو گیا کہ یہ احمدی ہیں تو کئی ویب سائٹس اور جرائد اور ٹی وی چینلز پر شور وغوغا بلند ہوا کہ جس شخص کے پروگراموں کی بہت تعریف کی گئی ہے اور ڈاکٹر محمد عمارہ نے اس کی کتاب کا مقدمہ لکھا ہے اور الأزہر کے رسمی ترجمان رسالہ میں اس کو قسطوار شائع بھی کیا ہے، وہ شخص احمدی ہے۔ لہٰذا کئی ویب سائٹس پر ابھی تک لوگوں کی قیاس آرائیاں موجود ہیں۔

کسی نے کہا کہ مسلمانوں کے تفرقہ کی وجہ سے اس مسلمان عالم دین کو پادری کا جواب دینے کے لئے احمدیوں کے چینل پر جانا پڑا۔ (شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی یہ 30 قسطیں عیسائی عقائد کے ردّ پر مشتمل تھیں جس کے دوران زیادہ تر بائبل کی نصوص ہی پیش کی جاتی رہیں اور کہیں بھی جماعت کے بارہ میں بات نہیں ہوئی تھی، تاہم مصطفیٰ ثابت صاحب نے کہیں کہیں قرآن کے ناسخ ومنسوخ سے پاک ہونے، وفات مسیح اور صلیبی موت سے مسیح کی نجات وغیرہ جیسے اپنے عقائد کا اظہار کیا تھا)

کسی نے لکھا کہ اگر یہ شخص عیسائی پادری کا منہ بند کر رہا ہے تو ہمیں اس کے دین وعقیدہ سے غرض نہیں ہونی چاہئے۔

کسی نے کہا کہ مجھے ان کی احمدیت کے بارہ میں جان کر شدید صدمہ ہوا ہے کیونکہ مجھے پادری کے خلاف ان کا اسلوب بہت پسند تھا۔

ایک شخص یاسر جبر نے الفرقان نامی ایک ویب سائٹ پر لکھا کہ انہوں نے یہ کتاب خریدی تھی لیکن ثابت صاحب کے درج ذیل ''جرائم'' کی وجہ سے مکمل نہیں پڑھی۔ یہ قرآن کریم میں ناسخ اور منسوخ کے منکر ہیں۔ عیسیٰ کے رفع إلی اللہ کے منکر ہیں اور ایک پرانے فتویٰ اور شیخ محمد عبدہ کی بعض تحریرات سے اس کی وفات ثابت کرتے ہیں۔ مسیح کی صلیبی موت کے منکر ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ان کو صلیب پر لٹکایا گیا لیکن صلیب پر ان کی وفات نہیں ہوئی۔

http://www.elforkan.com/7ewar/showthread.php?t=4408

ایک شخص ابو عبیدہ نے 25 دسمبر 2006ء کو ''اتباع المرسلین'' نامی ویب سائیٹ پر ثابت صاحب کو کافر اور ضال وغیرہ کہنے کے بعد لکھا کہ:

''مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں اس شخص (مصطفیٰ ثابت) کے علم کو بالکل ہی ردّ کر دینا چاہئے، بلکہ ہمیں اس کے بعض دلائل و براہین لے لینے چاہئیں لیکن اس کی تعریف یا اس کے لئے دعا وغیرہ نہیں کرنی چاہئے بلکہ خدا کی خاطر ہمیں اس سے بغض رکھنا چاہئے''۔

http://www.ebnmaryam.com/vb/t12986.html

اس قسم کے تبصروں کے ساتھ تقریباً ہر ایک نے ہی یہ بھی لکھا کہ ڈاکٹر محمد عمارہ نے شاید مصطفیٰ ثابت صاحب کی کتاب کا مقدمہ اس لئے لکھ دیا کیونکہ انہیں ثابت صاحب کے احمدی ہونے کا علم نہ تھا، اور یہ کہ انہیں ایک بیان کے ذریعہ اپنے مقدمہ کو واپس لینا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ اسی عرصہ میں جب أَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کا دوسرا حصہ چھپا تو اس کا بھی ڈاکٹر محمد عمارہ نے 10 صفحات پر مشتمل مقدمہ لکھا جس کے آخر پر حاشیہ میں لکھا کہ پہلے حصہ کی اشاعت پر بہت سے لوگوں نے شور مچایا ہے کہ ایسی کتاب کی اس قدر پذیرائی کیوں کی گئی جس کے مؤلف کے مذہب سے جمہور مسلمین کا اختلاف ہے۔ اس کے جواب میں ہم سب کو یہ زرّیں اصول یاد دلاتے ہیں: لا تعرف الحق بالرجال ولکن اعرف الحق تعرف أہلہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی کی شخصیت کی بنا پر حق کے حق ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاتا بلکہ جس کے پاس حق ہوگا وہی اہل حق کہلائے گا اور ہم اپنے آپ کو ایک کلمہ حق کے سامنے پاتے ہیں جو اس کتاب کے مؤلف کے قلم سے نکلا ہے۔ ہمیں اس کے مذہب سے کوئی سروکار نہیں۔

ڈاکٹریٹ کی ڈگری

ہم نے ذکر کیا ہے کہ احمد رائف صاحب مصر کے ایک دارالنشر ''الزہراء للإعلام العربی'' کے مالک ہیں۔ یہ مصطفیٰ ثابت صاحب کے قدیمی دوست تھے۔ انہوں نے آپ کی کتاب اپنے دارالنشر سے شائع کی۔ انہوں نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے کئی ایسے علماء کے سامنے پیش کیا جو یونیورسٹیوں میں تحقیقی مقالہ جات کی بنا پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دینے کا فیصلہ کرتے ہیں اور ان سب نے کتاب أَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کے مصنف کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے کا فیصلہ کیا۔ گو کہ اس ڈگری کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن یہ ان کی طرف سے جذبات کا اظہار ہے جس کا بیان انہوں نے 8 ستمبر 2007ء کو ہونے والے ''الحوار المباشر'' میں فون کال کے ذریعہ کیا۔

چنانچہ اس دارالنشر سے شائع ہونے والے کتاب کے دونوں حصوں پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے نام کے ساتھ ''الدکتور'' (ڈاکٹر) کے لفظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

أَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کی ویب سائٹ نیز الحوار المباشَر میں اور جماعت کی مرکزی عربی ویب سائٹ پر بہت سے لوگوں نے عیسائی حملے کے جواب کے لئے جماعت کی خدمات کو سراہا اور دین کے دفاع کے اس کام پر مبارکباد دی۔ ان تمام امور کا مفصل بیان الحوار المباشر کے ذکر میں آئے گا۔

اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر

جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے تیار کردہ پروگرامز أَجْوِبَۃ عَنِ الْاِیْمَان کو ایم ٹی اے پر چلانے کا ارشاد فرمایا تو کچھ ہی دنوں میں اعتراضات کی چھریوں سے گھائل غیور مسلمانوں کے زخم بھرنے لگے اور ایسے پروگرامز کو بڑھانے کے مطالبے آنے شروع ہوئے۔ مثال کے طور پر مصر کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ناصر علی صالح البرکاتی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے کہ آپ نے (دین) کی خدمت اور دفاع کا حق ادا کیا ہے اور عیسائی ضَآلِّیْن اور مَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ اور صَابِئِیْن کے جواب میں ہمارے پیارے دین کی صحیح وضاحت کی ہے۔ براہ مہربانی مزید ایسے پروگرام پیش کریں اور ایم ٹی اے پر کچھ مزید گھنٹے اس کام کے لئے مخصوص کر دیں۔ یہ کام جلدی کر دیں تا (دین) اور رسول اللہ ﷺ کی سچائی دنیا پر ثابت ہو سکے''۔

کچھ عرصہ کے بعد ہی لائیو عربی پروگرامز شروع ہو گئے، اور ابتدائی چند پروگرامز کے بعد ہی حضور انور کے حسب ہدایت و راہنمائی ردّ عیسائیت کا موضوع چنا گیا جو بہت دیر تک جاری رہا۔ بعد میں اس پروگرام میں دیگر بہت سے دینی مسائل اور موضوعات بھی زیر بحث لائے گئے اور تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔

اپنا کھانا بھی دے دیا

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود غرباء اور مساکین پر ایسے مہربان تھے کہ یہ عاجز بیان نہیں کر سکتا۔ ایک مرتبہ ایک لنگڑا فقیر آیا وہ نمازی تھا۔ اس کے واسطے خود کھانا لائے۔ پانی لائے۔ اچھی طرح کھانا کھلا کر فرمایا کمے شاہ (یہ اس فقیر کا نام تھا) آپ نے وضو کرنا ہے میں آپ کے لئے پانی گرم کر کے لا دوں اور تہجد کے واسطے بھی گرم پانی لا دوں گا۔ اس وقت بھی آپ کے پاس کچھ نہ کچھ مہمان رہتے تھے اور اس طرح پر گویا ابتدائی حالت میں لنگر جاری تھا۔

حضرت یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی اور غربا پروری کا انداز بالکل انوکھا اور بے نظیر ہے ہر شخص جو فطرت سلیم لے کر آپ کے حالات زندگی پر غور کرے گا تو اسے یہ دیکھ کر ایک بصیرت افروز ایمان حاصل ہوگا کہ باوجودیکہ یہ شخص ایک ممتاز اور نسلاً بعد نسلٍ واجب الاحترام خاندان کا ممبر ہے۔ لیکن غربا پروری، مسکین نوازی اور مہمان نوازی میں اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کی زندگی میں ایک دو نہیں بیشمار واقعات ایسے ہیں کہ آپ نے اپنا کھانا بھی حاجتمندوں کو دے دیا ہے اور آپ صرف اس خوشی اور مسرت میں شکم سیر رہے کہ خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کی ہے اور عملاً آپ نے دکھا دیا کہ فی الحقیقت انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے زندہ رہتا ہے۔

(الحکم قادیان 7/اگست 1934ء)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

اسلامی دور کے بعض اطباء کا سرسری تذکرہ

مسلم نامور سائنسدانوں کا سنہری دور ساتویں صدی سے تیرہویں صدی عیسوی تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی عرصے میں انہوں نے سائنس کی مختلف شاخوں میں شاندار علمی خدمات سرانجام دیں۔ طب، فلسفہ، ریاضی، ہیئت، کیمیا، طبیعات، حیوانیات، سبھی علوم پر مسلمان سائنس دان چھائے رہے۔ انہوں نے قدیم ماہرین علوم کی کتابوں کے تراجم کئے اور ان علوم کو سائنسی تحقیقات کے ذریعے آگے بڑھایا۔ علم طب ہی کو لیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''چونکہ اسلام کے بادشاہ علم طب وغیرہ کو ترقی دینا چاہتے تھے اسی وجہ سے انہوں نے یونان کی عمدہ عمدہ کتابوں کا ترجمہ کرایا۔ اور عرصہ دراز تک ایسے بادشاہوں میں خلافت رہی کہ وہ ملک کی توسیع کی نسبت علم کی توسیع زیادہ چاہتے تھے انہی وجوہ اور اسباب سے انہوں نے نہ صرف یونانی کتابوں کے ترجمے عربی میں کرائے بلکہ ملک ہند کے فاضل پنڈتوں کو بھی بڑی بڑی تنخواہوں پر طلب کر کے طب وغیرہ علوم کے ترجمے کرائے۔ پس ان کے احسانوں میں سے حق کے طالبوں پر یہ ایک بڑا احسان ہے جو انہوں نے ان رومی و یونانی وغیرہ طبی کتابوں کے ترجمے کرائے۔ جن میں مرہم عیسیٰ موجود تھی اور جس پر کتبہ کی طرح یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے طیار کی گئی تھی۔

فاضل حکماء عہد اسلام نے جیسا کہ ثابت بن قرہ اور حنین بن اسحاق ہیں۔ جن کو علاوہ علم طب وطبعی و فلسفہ وغیرہ کی یونانی زبان میں خوب مہارت تھی۔ جب اسی قرابادین کا جس میں مرہم عیسیٰ تھی ترجمہ کیا۔ تو عقلمندی سے شلیخا کے لفظ کو جو ایک یونانی لفظ ہے جو باراں کو کہتے ہیں بعینہ عربی میں لکھ دیا تا اس بات کا اشارہ کتابوں میں قائم رہے کہ یہ کتاب یونانی قرابادین سے ترجمہ کی گئی۔ اسی وجہ سے اکثر ہر ایک کتاب میں شلیخا کا لفظ بھی لکھا ہوا پاؤ گے۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 61،60)

حضرت مسیح موعود نے بعض طبی کتابوں کی فہرست دی ہے جن میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور فرمایا ہے۔

''یہ وہ کتابیں ہیں جن کو میں نے بطور نمونہ اسی جگہ لکھا ہے اور یہ بات اہل علم اور خاص کر طبیبوں پر پوشیدہ نہیں ہے کہ اکثر ان میں ایسی کتابیں ہیں جو پہلے زمانہ میں اسلام کے بڑے بڑے مدرسوں میں پڑھائی جاتی تھیں اور یورپ کے طالب العلم بھی ان کو پڑھتے تھے اور یہ کہنا بالکل سچ اور مبالغہ کی ایک ذرہ آمیزش سے بھی پاک ہے۔ کہ ہر ایک صدی میں قریباً کروڑہا انسان ان کتابوں کے نام سے واقف ہوتے چلے آئے ہیں اور لاکھوں انسانوں نے ان کو اوّل سے آخر تک پڑھا ہے اور ہم بڑے زور سے کہہ سکتے ہیں کہ یورپ اور ایشیا کے عالم لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ ان بعض عظیم الشان کتابوں کے نام سے ناواقف ہو جو اس فہرست میں درج ہیں۔''

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 60،59)

ان تحریرات سے انسپائر (Inspire) ہو کر اسلامی دور کے بعض نامور اطباء کا مختصر تعارف کروایا جاتا ہے جن میں سے بعض کا ذکر حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ ایک سرسری جائزے کے مطابق اسلامی دور کے نامور طبیب یہ ہیں۔

☆**جرجیس** بن جبریل بن بخت یشوع (عہد منصور میں طبی سائنس کا ماہر)

☆**عبدالمالک** بن قریب اصمعی

☆**حنین** بن اسحاق حرانی العبادی (JOANNITIUS) بغداد کے بیت الحکمت میں اس نے یونانی عالموں کی بہت ساری کتابوں کے عربی تراجم کئے اس نے کل نوے کتابیں ترجمہ اور تالیف کیں۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے جیسا کہ حوالہ گزر چکا ہے۔

☆**جبریل** بن بخت یشوع (عباسی دور کا طبیب اعظم شمار ہوتا ہے۔)

☆**یوحنا** بن ماسویہ (مامون الرشید کے بیٹے معتصم باللہ کا شاہی طبیب تھا)

☆**ثابت** بن قرۃ حرانی (901ء- 826ء)

(یہ عباسی دور ہی مترجمن کے بورڈ کا صدر تھا اور طبیب اور ہیئت دان بھی تھا) اس کا ذکر بھی حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

☆**ابوبکر محمد** بن زکریا رازی (RWAZES)

ولادت 840ء وفات 932ء یہ اسلامی دور کا طبیب اعظم شمار ہوتا ہے۔ رازی نے ڈیڑھ سو سے زائد چھوٹی بڑی تصانیف کیں۔

☆**ابوالحسن** علی بن سہل بن طبری (ولادت 775ء وفات 870ء) وہ اسلامی دور کے طبیب اعظم زکریا رازی کا استاد تھا۔

☆**ابوسعید** سنان بن ثابت ولادت 850ء، وفات 943ء وہ ثابت بن قرۃ حرانی کا بیٹا تھا۔

☆**ابومنصور** مرفق ھروی

بخارا میں ساسانی حکومت کی سرپرستی میں طبی سائنس کا محقق گزرا ہے۔

☆**ابویعقوب** اسحاق بن سلیمان اسرائیل

وفات 932ء دسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں شمالی افریقہ (المغرب) میں فاطمی خلافت قائم ہوئی۔ ابو یعقوب اسحاق بن سلیمان اسرائیلی شاہی طبیب بن کر ابھرا۔ حضرت مسیح موعود نے جس اسرائیلی کا ذکر کیا ہے شاید وہ یہی تھا۔

☆**علی** بن عباس مجوسی (HALY ABBA)

بویہ کے عہد میں مشہور طبیب گزرا ہے۔ ان کی کتاب الملکی بارہ سو صفات پر مشتمل تھی۔

☆**عریب** بن سعد الکاتب قرطبی (910ء- 976ء) سپین اندلس میں دسویں صدی کا مشہور طبیب تھا۔

☆**ابوداؤد** سلیمان ابن حسن ابن جلجل (وفات 1010ء) سپین کے فرماں روا ہشام ثانی کا شاہی طبیب تھا۔

☆**ابوالمعترف** عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالکریم بن یحییٰ ابن الوافد

(پیدائش 997ء، وفات 1074ء)

ABBENGUEFT اندلس کی طلیطلہ حکومت میں طبی محقق تھا۔

☆**ابوالقاسم** خلف بن عباس زہراوی (یورپ میں ,ALZAHARAWIUS ABULCASIS, ALBUCSSIS کے ناموں سے مشہور ہوا) اندلس کی اسلامی سلطنت کے دور کی سب سے عظیم شخصیت۔ زہراوی کی کتاب تصریف صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی رہی۔

☆**ابوعبداللہ محمد** بن احمد بن سعید تمیمی (وفات 990ء) فلسطین کا ایک طبی محقق مصر میں فاطمی سلطنت میں گزرا ہے۔

☆**احمد** بن محمد بن یحییٰ بلادی (وفات 1000ء) مصر کی فاطمی سلطنت کا مشہور طبیب تھا۔

☆**مساویہ** مردانی (ولادت 925ء)

عراق کے شہر مردان کا رہنے والا تھا۔ فاطمی حکومت کے قیام پر مصر آ گیا تھا اس کا کارنامہ طب میں فارما کوپیا کی تدوین ہے جو بارہ جلدوں میں تھا۔

☆**ابوالقاسم عمار موصلی** (CANA MUSALI)

پیدائش 950ء فاطمہ خلیفہ حاکم کے دور میں آنکھوں کا مشہور سرجن تھا۔

☆**ابوالحسن** علی بن رضوان بن علی بن جعفر مصری (وفات 1061ء) قاہرہ میں طبی محقق گزرا ہے۔

☆**ابوسہل** عیسیٰ بن یحییٰ میدمتی (960ء -1000ء) خوارزم کے بادشاہ کی قدردانی سے وہاں کئی سائنسدان اکٹھے ہو گئے۔ جن میں یہ بھی ایک تھا۔ اسے بوعلی سینا کا اتالیق ہونے کا شرف حاصل ہے۔

☆**شیخ الرئیس بوعلی حسین بن عبداللہ سینا** (AVECINNA) (ولادت 980ء وفات 1037ء) نہایت قابل انسان تھا والد کے ساتھ بلخ سے بخارا آیا طب میں اپنے زمانے کا سب سے بڑا طبیب ہو گیا۔

اضطراری حالات میں بخارا سے خوارزم کی سلطنت میں چلا گیا اور دس سال تک رہا اور اس کی خوب قدردانی کی گئی۔ سلطان محمود غزنوی اسے غزنی بلوانا چاہتا تھا لیکن 1012ء میں جرجان روانہ ہو گیا۔ وہاں سے بویہ کی سلطنت ''رے'' پہنچا۔ وہاں سے ھمدان چلا گیا جہاں شمس الدولہ نے اسے وزیر اعظم بنا دیا علاء الدولہ کے عہد میں اس نے وفات پائی۔ ان تمام مقامات پر وہ اپنی تحقیقات اور تصنیفات میں مصروف رہا۔ ایک سو سے زائد کتب تصنیف کیں۔ ''قانون اور شفاء'' اس کی مشہور کتابیں ہیں۔ قانون علم العلاج کا مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یورپ کے تمام میڈیکل کالجوں میں قانون کے ترجمے آٹھ صدی تک زیر درس رہے۔

ان کی کتاب ''قانون'' کا حضرت مسیح موعود نے ان طبی کتابوں میں جن میں مرہم عیسیٰ ذکر ہے سب سے پہلے ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے

''جس زمانہ میں ہسپانیہ اور کیسمنو اور ستلیرنم دارالعلم تھے۔ (حاشیہ ہسپانیہ یعنی اندلس، کیسمنو یعنی قسطمونیہ ستلیرنم یعنی شنترین رہے) اس زمانہ میں بوعلی سینا کی کتاب قانون جو طب کی ایک بڑی کتاب ہے جس میں مرہم عیسیٰ کا نسخہ ہے اور دوسری کتابیں شفا اور اشارات اور بشارات جو طبعی اور ہیئت اور فلسفہ وغیرہ میں بڑے شوق سے اہل یورپ سیکھتے تھے اور ایسا ہی ابونصر فارابی اور ابوریحان اور اسرائیل اور ثابت بن قرہ اور حنین بن اسحاق وغیرہ فاضلو ں کی کتابیں اور ان کی یونانی ترجمہ شدہ کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔ یقیناً ان کتابوں کے ترجمے یورپ کے کسی حصہ میں اب تک موجود ہوں گے''۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 59-60)

☆......☆......☆

جہاں مرضی چھپائی کریں

سویڈن کی کمپنی، پرنٹ برش نے 2011ء میں ایک حیرت انگیز پرنٹر کیمرا متعارف کرایا جس کی قیمت بھی زیادہ نہیں۔ پرنٹ برش نامی اس پرنٹر میں ایک کیمرا نصب ہے۔ آپ کسی بھی انسان، شے یا جگہ کی تصویر کھینچئے اور پھر اسے کہیں بھی کاغذ، دیوار، کرسی، الماری، کپڑے یا کار پر چھاپ دیجئے۔ تصویر کا سائز 4x6 انچ ہو گا۔ گویا یہ ممکن ہو گیا کہ اب آپ اپنے پیاروں کی تصاویر کہیں بھی ثبت کر سکیں۔ اس عجیب آلے کی قیمت 200 ڈالر ہے۔

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب

محترم مستری محمد شریف صاحب آف سرگودھا کا ذکر خیر

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین حق کے عالمگیر غلبہ کے لئے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ خدائی تقدیر کے مطابق نیک فطرت اور صاحب بصیرت لوگ جوق در جوق آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سلسلۂ بیعت میں شامل ہونا شروع ہوگئے۔ ان شامل ہونے والوں میں زندگی کے ہر شعبہ اور طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ لیکن ایک بات جو ان سب میں مشترک تھی وہ یہ کہ ان سب کی زندگیوں میں احمدیت نے ایک روحانی انقلاب برپا کردیا اور جماعت میں شامل ہونے کے بعد عملی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کا نمونہ غیر معمولی طور پر تقویٰ میں ترقی کرتا چلا گیا اور وہ نیکیوں میں پہلے سے بڑھتے چلے گئے اور باوجود فیملی اور غیروں کی بیشمار مخالفت کے انہوں نے ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کی بہترین مثالیں قائم کیں جس کا اعتراف غیروں نے بھی کیا۔ انہیں صفات کی حامل ایک بزرگ ہستی کو خاکسار کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

میری مراد ہمارے گاؤں چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا کے ایک بہت مخلص اور نیک بزرگ محترم مستری محمد شریف صاحب ہیں۔ آپ اپنی جوانی میں فوج میں ملازم رہے اور جنگ عظیم دوئم میں برما اور بعض دوسرے محاذوں پر انگریز فوج کی طرف سے لڑتے رہے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ جنگ کے دوران بعض مواقع پر اللہ تعالیٰ نے مجھے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ اپنے گاؤں میں اپنے آبائی پیشہ بڑھئی سے منسلک ہوگئے۔

ہمارے گاؤں میں احمدیت کا نفوذ میرے پڑدادا جان حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نمبردار کی بیعت کے ذریعہ ہوا۔ آپ کو قادیان جاکر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے گاؤں میں چند گھر آپ کی زندگی میں ہی احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد میرے دادا جان محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار والد محترم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ جن کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا نے اس مشن کو جاری رکھا اور چند مزید گھرانوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

70ء کی دہائی میں محترم مستری محمد شریف صاحب بھی دادا جان کے زیر دعوت رہے لیکن مستری صاحب کا زیادہ رابطہ ان کے ایک رشتہ دار احمدی محترم مستری فقیر محمد صاحب کے ساتھ تھا اور وہ ان کو بہت دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ مستری محمد شریف صاحب شروع میں مخالفین کے زیر اثر جماعت کی شدید مخالفت کیا کرتے تھے اور جماعت کا نام سن کر ان کو آگ سی لگ جاتی تھی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ مولویوں کے زیر اثر میں طرح طرح کی بدعات اور لغویات میں ملوث تھا لیکن میرا ضمیر مجھے ملامت کیا کرتا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ مسلسل جماعتی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں لوہا آہستہ آہستہ نرم ہونا شروع ہوگیا اور ان کے خیالات میں تبدیلی آتی چلی گئی۔ چونکہ نیک فطرت انسان تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سچی خوابوں کے ذریعہ ان کی راہنمائی بھی فرمائی اور بالآخر وہ حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔ آپ کے بیعت کرنے پر آپ کی بیوی آپ کو چھوڑ کر چلی گئیں لیکن آپ ثابت قدم رہے اور دعاؤں میں لگے رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد وہ واپس آگئیں اور آپ کی مخالفت ترک کردی لیکن احمدی نہیں ہوئیں۔ آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جو کہ آپ کی ساری خوبیوں کا معترف تھا لیکن احمدی نہیں ہوا۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے اور ساری عمر رشتہ داروں کی طرف سے مختلف ابتلاؤں کا بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کرتے رہے اور ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اپنا تعلق پختہ رکھا۔

آپ باوجود سارا دن سخت محنت مزدوری کرنے کے پنجوقتہ نماز باجماعت اور تہجد کا التزام باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ آپ کو اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھی۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ اگر کبھی صبح تہجد کے وقت جاگنے میں کچھ تاخیر ہوجاتی تو مجھے کوئی غیبی آواز جاگنے کے لئے کہتی کہ ''محمد شریف اٹھو تہجد کا وقت ہوگیا ہے'' یا اسی طرح کے بعض اور مگر نہایت پیارے الفاظ میں اٹھنے کی تحریک ہوتی۔ آپ نے کئی مرتبہ خواب میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کا دیدار کیا۔

گو کہ مالی لحاظ سے آپ بہت مضبوط نہ تھے لیکن لازمی چندہ جات ہمیشہ اول وقت میں ادا کیا کرتے تھے اور دوسری مالی تحریکات میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی آپ نظام وصیت میں شامل ہوگئے تھے اور اپنی زندگی میں تمام ادائیگی کردی تھی۔ اپنے کام کا حرج کرکے بھی جماعتی پروگراموں میں شامل ہوا کرتے تھے۔ گو کہ آپ نے معمولی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی لیکن جماعتی رسائل اور کتب سلسلہ کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور جماعت کے اختلافی مسائل کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اگر کہیں کوئی دینی علمی محفل لگتی تو اس میں ضرور شامل ہوتے۔ خاکسار کو بچپن میں متعدد مرتبہ ان کے ساتھ ربوہ جاکر مجلس سوال و جواب میں شامل ہونا یاد ہے۔ احمدی اور غیر از جماعت سبھی آپ کی ایمانداری اور شرافت کے گواہ تھے اور آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

آپ نہایت سادہ طبیعت، ملنسار، مخلص اور عہدیداران جماعت کا ادب و احترام کرنے والے انسان تھے۔ وفات سے تقریباً ایک ڈیڑھ سال قبل کسی کیڑے کے کاٹنے سے آپ کے پاؤں میں ورم سا ہوگیا اور پھر ناسور بن گیا اور بالآخر ڈاکٹروں کو ایک ٹانگ کاٹنی پڑی۔ علالت کا یہ سارا عرصہ آپ نے نہایت صبر وشکر اور ہمت کے ساتھ گزارا اور کبھی بھی زبان پر شکوہ کا کلمہ نہیں لائے۔ جب تک صحت اجازت دیتی رہی آپ بیت الذکر میں آکر نمازیں ادا کرتے رہے اور بعد میں گھر میں ہی باقاعدہ نماز ادا کیا کرتے۔

آپ مورخہ 27 مارچ 2012ء کو ایک لمبی علالت کے بعد تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو اپنی وفات کا پہلے سے پتہ چل گیا تھا اور آپ نے اپنی بیوی کو وصیت کی کہ اگر میں فوت ہوجاؤں تو تم نے سب سے پہلے یہاں کے صدر جماعت محترم بشیر احمد چیمہ صاحب کو بتانا ہے کہ میرے جنازہ وغیرہ کا انتظام کریں اور کیونکہ میں موصی ہوں اس لئے مجھے ربوہ دفن کرنا ہے۔ وفات کے موقع پر ان کے بیٹے نے دوسرے رشتہ داروں کے زیر اثر کہا کہ ہم ہی ان کا جنازہ پڑھیں گے اور یہ گاؤں میں ہی دفن ہوں گے۔ لیکن آپ کی بیوی نے ہمت دکھائی اور کہا کہ انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ مجھے ربوہ میں دفن کرنا ہے اس لئے میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔ چنانچہ گاؤں کے احمدیوں نے ہی آپ کی تجہیز و تکفین کے سارے کام کئے اور آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد میں مورخہ 3/اگست 2012ء کو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیت فضل لندن کے احاطہ میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے کو گمراہی کی غار سے نکال کر نیکیوں میں آگے بڑھنے والا اور تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے والا وجود بنایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی سچائی کی زبردست دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی کمزوریاں دور کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم سید ارشد احمد شاہ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سیدہ محمدہ ناہید صاحبہ بنت حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب اہلیہ محترم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ ان دنوں بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہے۔ الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بیٹا قریشی احمد ندیم بعمر 17 سال واقف نو بلڈ کینسر کا مریض ہے اور انمول ہسپتال لاہور سے اس کا علاج جاری ہے۔ پچھلے دو ماہ سے اس کی طبیعت بہتری کی طرف مائل تھی لیکن اب اچانک اس کی طبیعت بگڑ گئی ہے اور کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرمہ آسیہ ندرت صاحبہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم اشتیاق توصیف ساجد صاحب شوگر اور گردے فیل ہونے کی وجہ سے مورخہ 15 ستمبر 2012ء کو وفات پاگئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اور بیوی یادگار چھوڑی ہیں۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو بیماری میں اور وفات کے وقت ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزا دے۔ نیز تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور میری بہن ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر مشکل گھڑی میں ان کی رہنمائی فرمائے اور بچوں کو تعلیم اور صحت کی دولت سے نوازے۔ آمین

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

ایم ٹی اے کے پروگرام

4/اکتوبر 2012ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:45 am	فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
2:55 am	دعائے مستجاب
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2006ء
4:15 am	انتخاب سخن
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:10 am	انصاراللہ یوکے اجتماع 2010ء
7:00 am	فقہی مسائل
7:30 am	مشاعرہ
8:25 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:45 am	یسرنا القرآن
12:20 pm	دورہ حضور انور
1:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:55 pm	ترجمۃ القرآن
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فوٹو سروس
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	پاکستان نیشنل اسمبلی 1974ء
8:55 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:20 pm	ترجمۃ القرآن
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	دورہ حضور انور

ربوہ میں طلوع وغروب 29 ستمبر

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:59

محدود مدت کیلئے
سیل۔سیل۔سیل
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم:047-6213961

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

تاج نیلام گھر (آکشن سنٹر)
ہر قسم کے گھریلو سامان، فرنیچر، فریج، A.C
کچن کراکری، کارپٹ، سکریپ وغیرہ کی
نیلامی سامان اور خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رحمٰن کالونی۔ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹر: شاہد محمود فون نمبر: 047-6212633
موبائل: 0331-7797210

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10